

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝  
 حَمْدٌ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ  
 تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاِنَّهٗ فِیْ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَرِیْنَا لَعَلٰی حَكِیْمٌ ۝ اَفَنْصُرِبُ  
 عَنْكُمْ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ۝ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ  
 نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ ۝ وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝  
 فَاهْلَكْنَا اَسَدًا مِنْهُمْ بَطْشًا وَّ مَضٰی مُثُلُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ وَلَیْسَ سَاَلَتْهُمْ  
 مِنْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَاَلْاَرْضِ لَیَقُوْلُنَّ خَلَقْتُمْ الْعَزِزُّ الْعَلِیْمُ ۝  
 الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ  
 تَهْتَدُوْنَ ۝ وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمٰوٰتِ مَآءً بَقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلَدًا  
 مَّیْتًا ۝ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْحَیَّ حُرُوْبًا ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان بہت رحیم فرمانے والا ہے ۝

- حامیم ۝

تیسرے اس کتاب میں کی ۝ ہم نے آمارا ہے اسے قرآن عربی زبان میں تاکہ تم  
 (اس کے مطالب) کو سمجھو ۝ اور ہے کتاب قرآن ہمارے ہاں شروع محفوظ میں ثبت ہے اور  
 شان والا حکمت سے لبریز ہے کیا ہم اور کس سے تم سے اس ذکر کو مارا میں کر اس وجہ سے کہ تم  
 حد نہ لگتے والے ہو ۝ اور ہم نے بکثرت بھیجے ہیں پیسے توڑوں میں ۝ اور ہمیں ایمان کے پاس کوئی نبی  
 ندرہ (کنام) اس کے مذاق اڑایا کرتے ۝ پس ہم نے ان کو ہلاک کر دیا ۝ اور ان سے زیادہ طاقتور  
 تھے اور نذر اچھا ہے حال میں توڑوں کا ۝ اور انراپ ان سے پوچھیں کہ کس نے پیدا کیا ہے آسمان  
 اور زمین کو تو ضرور کہیں پیدا کیا ہے نہ ۝ ہم سب کچھ جانتے والے ۝ جس نے بنا دیا ہے زمین کو  
 گنوارہ اور بنادیا ہے میں تمہارے لئے اس میں راستے تاکہ تم منزل مقصود پہنچ سکو ۝ اور جس آسمان  
 سے آمارا ایمانی اندازے کے مطابق پس ہم نے زندہ کر دیا اس کے ایک مردہ شہر کو اور پھر ہمیں  
 (قبروں سے) نکالا جائے گا ۝ (پارہ ۲۵ / سورہ زخرف ۲۳ / آیت ۱۱) \* ت : ۱۱

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا \*

۱۔ حروف مقطعات ہیں \* سورہ زخرف مکی ہے۔ اس میں تو اسی آیات اور سات رکوع ہیں  
۲۔ "روشن کتاب کی قسم" یعنی قرآن پاک کی جس (نے) ہدایت اور ضلالت کی راہیں جدا جدا اور واضح کر دیں  
اور امت کے حاکم شرعی ضروریات کو بیان فرمادیا۔

۳۔ ہم نے اسے عربی قرآن میں آنا اور تم سمجھو۔ اس کے معنی و احکام کو

۴۔ "اور بے شک وہ اصل کتاب ہے" اصل کتاب سے مراد لوح محفوظ ہے قرآن کریم اس میں ثبت ہے  
"ہمارے نزدیک ضرور ہدایت و حکمت والا ہے"

۵۔ "تو کیا ہم تم سے ذکر کا پہلو بعبیر دیں اس پر کہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو" یعنی تمہارے کفری  
حد سے بڑھنے کی وجہ سے کیا ہم تمہیں جہل چھوڑ دیں اور تمہاری طرف سے وحی قرآن کا رخ بعبیر دیں اور  
تمہیں امر و نہی نہ کریں جتنی یہ ہیں کہ ہم ایسا نہ کریں گے۔ حضرت قتادہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر یہ  
قرآن پاک اٹھا لیا جاتا اس وقت جب کہ اس امت کے پہلے لوگوں نے اس سے اطاعت کیا تھا تو  
سب بددگ پر جا رہے لیکن اس نے اپنی رحمت و کرم سے اس قرآن کا نزول جاری رکھا۔ (کنز الایمان)  
۶۔ گزشتہ لوگوں میں ہم نے بکثرت انبیاء بھیجے

۷۔ ان کے پاس کوئی نبی ایسا نہ آتا تھا جس کا انہوں نے مذاق نہ اڑایا ہو \* اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے پیغام تکسین ہے یعنی حرف آ ہے اس کے ساتھ کافریہ صائد نہیں کر رہے ہیں بلکہ تمام انبیاء کے ساتھ  
ان کا سلوک یہی ہوتا رہا

۸۔ ان تک داروں سے پہلے لوگ زیادہ زور آور تھے ہم نے ان کو عارت کر دیا \* ان کا عجیب قندہ گزرا جلا

قندہ میں وہ جس کو کفایت کی طرح پھینکا جائے (یعنی کفایت بن جانا چاہیے) اس جہلی میں درپردہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (آخر کار) کامیالی کا وعدہ اور کافروں کے تباہی کی وعید ہے (الفحیم شظیم کا)

۹۔ آذان سے (اسے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) پر چھو گئے کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا  
تو کس کے اللہ نے جو زبردست حکمت والا ہے۔

۱۰۔ پس جس نے تمہارے لئے آسمان اور زمین بنائے۔ اور زمین کو ممتدہا ابھو کر بنا دیا کہ اس پر چلتے پھرتے ہو

اور تمہارے چلنے پھرنے کے لئے زمین میں راستے بنائے اور رستوں کے نشان قائم کئے ان کے پتہ سے راہ نہیں چھوٹے

۱۱۔ وہ اللہ کے حب سے آئے ان سے ایک اندازہ سے پائی اتارا جس سے مراد زمیں یعنی خشک زمیں کرنا اور

کیا وہ قسم قسم کے اس میں درخت و نباتات پیدا کئے۔ اسی طرح بار دہر تم کو اندازہ کرے گا قبروں سے نکالے گا (اللہ کے

لغوی اشارے) **اُمُّ الْكِتَابِ** : کتاب کی اصل۔ کتاب کی جڑ، لوج محفوظ، قرآن مجید (دین : دام : قرآن

ادھا) **لَضَرْبٍ** : ہم تعمیر کرنے کے **صَعْفُجٍ** : کنارہ کش برنا **بَطْشٍ** : پکڑ، گرفت (مضی : ماضیاً

**مُتَّحِدًا** : فرشتہ بھجیونا **اَلتَّسْرِنَا** : ہم نے اٹھا کر اکیا **بَلَدٍ** : شہر (لسان القرآن

کنہی خلاصہ) **حَمْرٍ** : اللہ تعالیٰ کے دونوں طرف اشارہ جا، حنان، مہم نمان **قُرْآنِ** کے تمام

حروف لوج محفوظ میں ہیں **وَجَعَلَ** ذکر اللہ کا جو بیرونی بیاد دل کا علاج ہے **الطَّاعَتِ** میں نفع، معصیت

پیشانی ہے **اللَّهِ** کو قوی و علیم مان کر غیر اللہ کی پرستش نہایت جانت ہے **قُوْرٍ** کا بہتر میں راستہ قرصہ و

ذکر اللہ ہے

وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ۚ  
 لَتَسْتَوِيَ أَعْلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُونَ نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ  
 وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۗ وَإِنَّا  
 إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۗ وَجَعَلُوا إِلَهًا مِّنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۗ إِنَّ الْإِنْسَانَ  
 لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ۗ أَمْ أَخَذْنَا مِمَّا يَخْلُقُ بِنَاتٍ وَأَصْفَاكُمْ بِالْبَنِينَ ۚ  
 وَإِذَا ابْشَرِ أَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهَهُ  
 مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۗ أَوْ مَن يُنَشِّئُوا فِي الْجِبَالِ وَهَوْنًا بِخِصَامِ  
 غَيْرِ مُبِينٍ ۗ وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَنِ  
 إِنَاثًا ۗ أَشْهَدُ وَآخَلَقَهُمْ ۗ سَكَّابٌ شَهِادَتُهُمْ وَيَسْأَلُونَ ۗ

اور اللہ وہ ہے کہ جس نے ہر قسم کے جوڑے بنائے اور تمہارے لئے وہ کتابیں اور چار  
 پائے بنائے کہ جن پر تم سوار ہوتے ہو ۗ تاکہ ان کی پیٹھ پر چڑھ کر اپنے رب کا احسان  
 یاد کرو جب کہ تم ان پر خوب پیٹھ چاد کر کھو پاک ذات ہے وہ کہ جس نے اس کو ہمارے  
 بس میں کر دیا اور ہم تو اس کو بس میں نہیں کر سکتے تھے ۗ اور ہم کو اپنے رب کے پاس لوٹ  
 کر جانا ہے ۗ اور لوگوں نے اس کے بندوں کو اس کی اولاد بنا دیا ہے تاکہ آدمی جو ہے تو  
 نیرانا شکر ہے ۗ کیا اس نے اپنی مخلوقات میں سے بیسیاں لے لیں اور بیٹے تم کو جن  
 کر دیئے ۗ اور جب ان میں سے کسی کو اس چیز کی خوش خبری دی جائے کہ جس کو جن  
 کے لئے تمہارا ہے تو اس کا منہ سیاہ ہو جائے اور دل میں گھٹ کر رہ جائے ۗ کیا  
 اس کے لئے وہ ہے کہ جو زبور میں پلٹی ہے اور جمع گڑے میں بات بھی نہ کر سکے ۗ اور فرشتوں  
 کو کہ جو جن کے بندے ہیں عورتیں فرض کر لیا گیا انہوں نے ان کو پیدا کرتے دیکھا ہے  
 ان کی گواہی لکھی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے گا ۗ (پارہ ۲۵) سورہ زخرف ۴۳/۱۲ تا ۱۹-

ذائقہ کے لحاظ سے کوئی صحیح، کوئی ترش، زہر کے اعتبار سے کوئی سپید، کوئی سیاہ۔ پھر کوئی بے جان اور

جاندار، پھر کوئی نر اور کوئی مادہ۔ یہ تنوع آسان وسیع آسان دلچسپ اور آسان فیہ ہے کہ ان میں اس میں

جتنا غور کرے آسان ہی اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت پر ایمان بختہ ہوتا جاتا ہے \* بحر و بر ہی تمام اس لوگوں

کا منہ دست کیا گیا تاکہ تم اپنے ساز و سامان کے ساتھ دشوار گزار راستوں کو طے کرتے ہوئے اپنا منزل

پر آسانی سے پہنچ سکو کشتیوں اور جہازوں میں جھوٹے دریاؤں اور بیکراں کنڈروں کو عبور کرتے

ہو اور گھوڑوں اور تلوں اور ہلے تھاروں، کھاروں پر سوار ہو کر تم حشری کا سفر کرتے ہو۔

۱۳۔ تاکہ جب تم ان کی پیٹھ پر بیٹھ کر سوئے منزل اور انہیں آ رہے، اسے دل اپنے اب کریم کے شکر سے لبریز ہو

ان پاکیزہ کلمات سے اپنے اب کی پاکی (بیان کر رہے ہیں) چپاگ ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارا طبع

اور فرما کر دار بنا دیا۔ اتنی طاقت والا حیوان ہمیں اپنی پشت پر لادے ہوئے کمانے کو سوں کی مسافت

چیکے چیکے طے کرتا بھجوا رہا ہے۔ یہ اطاعت یہ سزا شکنی اسے میرے اب آئے اس کے دل میں ڈال دے

۱۴۔ ہم اس صفت کو بھی صدق دل سے تسلیم کرتے ہیں کہ ہم سب کو تیری خواب میں ڈٹ کر حاضر ہرنا ہے

۱۵۔ کفار قریشوں کو اللہ تعالیٰ کی بیایں لٹا کرتے تھے۔ کفار کے اقوال کا انشاء (کہ) اور طرف تو یہ کہتے ہیں کہ

زمین اور آسمان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے پھر کہتے ہیں کہ اس کی بیایں ہمیں ہیں جبکہ خالق کائنات پاک ہے

وہ واجب اور جبر ہے۔ عقل و فہم سے جو ڈر ہے بہرہ میں اور جن کے پرش و فرد کے چراغ بھجھ چکے ہیں وہی کہنے کی

جرات کر سکتے ہیں۔ \* الان ان سے مراد یہاں کافر ہے کنور یعنی از حدنا شکر گزار (منہ القرآن)

۱۶۔ انور نے خدا کے اجزاء ثابت کرنے پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ مخلوق میں سے ایسی اولاد اس کے لئے پسند

کی جو ان کا فردوں کو اپنے لئے پسند نہیں ہے اگر ایسی اولاد (یعنی بیٹا ہونے کی طرف سے کسی کو نثار

دی جائے) تو اس پر غم کی انتہا میری جیسا جاتا ہے۔

۱۷۔ جب اس جنس کی نثار دی جاتی ہے جس کو وہ خدا کی مثل قرار دیتا ہے (مطلب یہ کہ وہ ملائکہ کو

خدا کی بیایں قرار دیتا ہے اور ان کو خدا کی مثل مانتا ہے) کیوں کہ اولاد اپنے باپ کی مثل اور شاہ

پر ہے یا مثل سے مراد ہے صفت یعنی جب اس کو اس وصف کی نثار دی جاتی ہے جس کو اس نے

رحمن کا وصف قرار دیا ہے تو انتہائی غم سے اس کا چہرہ سخت کالا ہو جاتا ہے (تفسیر مغربی)

۱۸۔ ناقص عورت - بچپن سے ہی زبیرات پہننے سے اس کا لمبی دور کی حالت ہے لڑائی جھگڑنے کی وقت یہ اپنے مدعا واضح طور پر بیان کرنے سے بچھکچھاتا ہے۔ اس کی زبان نہیں چلتی۔ کیا ایسی چیز کی نسبت اللہ تعالیٰ کی غضب کی طرف کی جا سکتی ہے۔ عورت کا ظاہر و باطن ناقص ہے۔ صورت عجم اور معنی بھی۔ اس کا ظاہر اور شکل و صورت کی لمبی زبیرات و طرہ سے (دور کی حالت ہے) معنوی نقصان ہے کہ بدلہ لینے کی وقت یہ بدلہ لینے سے عاجز ہے مابت کرنے کی ہمت اس میں مفقود ہوتی ہے۔ جس طرح کسی عرب کو بین کی خوش خبری دینی تو وہ کہنے لگا یہ اچھی اولاد نہیں۔ اس کی مدد اور نانا ہے اور اس کی نیکی چوری چھپے ہے۔

وہ "وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں" ان کی مابت کو رد کرتے ہوئے فرمایا "اسے دیکھا ہے۔ حالانکہ اللہ نے بیابان پیدا فرمائے ہیں" لکھا جائے گی ان کی "وہی" قیامت کے دن "ان سے باز پرس ہوگی یہ شدید دھکی اور ٹھیکہ دہی ہے۔

لَعْنَةُ آدَمَ ۝ تَرَكُون ۝ تَم سَوَارِبَ ۝ تَسْتَو ۝ تَم حِرْطُو بَسِطُو ۝ مُتَقَلِبُونَ ۝ كُونُوا ۝  
 ۝ أَصْفَاكُمْ ۝ تَم كَوْعِنَ لِيَا ۝ مُقَرَّبِينَ ۝ تَابِي لَانِ ۝ ۲۱ ۝ مُشَوِّدًا ۝ غَمَّكَ وَجْهَ ۝ وَتَكْبُرُ أَمْرًا ۝  
 كَرِيمًا ۝ جَابِغُ غَمَّ كَرِيمًا ۝ خَصَائِمَ ۝ جَهْلًا كَرِيمًا ۝ ۲۱ ۝ (نصائح قرآن)

تغیبی خلاصہ ۝ حدیث شریف: اللہ تعالیٰ کا نگاہ تمہارے محبوب اور نیات پر ہے ۝ سوارب پر سوار ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے ۝ اللہ تعالیٰ کی ذات احد بخیر عورت و فرزند ازل سے فرد و صہبہ تا اب ایسے ہی رہے گا ۝ ناز و نعمت سے بھر ۝ ذی عقل و تدبیر سلیم ناز و نعمت زیب و زینت ناز و نعمت میں بسر کرنے کو پسند نہیں کرتا ۝ اللہ تعالیٰ کا ہاں خیر و شر کے خزانے ہیں ان کی چابیاں خود ان ہی وہ ان بڑا خوش نصیب ہے جو خدا اور اللہ کی کنجی ہے اور وہ ان بے نیابت بڑا بہت ہے جو باریوں کی کنجی ہے ۝

وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَاكُمْ مَالَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ  
 إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝ أَمْ اتَّيْنَاهُمْ كِتَابًا مِنْ قَبْلِهِ فَهُمْ بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ  
 بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَرِهِمْ مُّقْتَدُونَ ۝  
 وَكَذَلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ  
 مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَرِهِمْ  
 مُّقْتَدُونَ ۝ قُلْ أَوْ لَوْ جِئْتُمْ بِآيَاتٍ مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ  
 آبَاءَكُمْ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ  
 فَأَنْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكذِبِينَ ۝

اور کہتے ہیں اگر رحمن چاہتا تو ہم ان کو نہ بوجھے۔ ان کو اس کا کچھ علم نہیں۔ یہ تو صرف  
 انگلیں دوڑا رہے ہیں ۝ یا ہم نے ان کو اس سے پہلے کوئی کتاب دی تھی تو یہ اس سے  
 سنبھرتے ہیں ۝ بلکہ کہتے تھے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک راستے پر پایا ہے اور  
 ہم ان ہی کے قدم بقدم چل رہے ہیں ۝ اور اسی طرح ہم نے تم سے پہلے کسی سب سے کوئی  
 ہدایت کرنے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوش حال لوگوں نے کہا ہم نے اپنے باپ  
 دادا کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم قدم بقدم ان ہی کے پیچھے چلتے ہیں ۝ صحیحہ نے  
 کہا اگرچہ میں تمہارے پاس ایسا (دین) ملاؤں کہ جس (راستے) پر تم نے اپنے باپ  
 دادا کو پایا وہ اس سے کہیں سیدھا راستہ دکھاتا ہے کہنے لگے کہ (جو دین) تم دے کر  
 بھیجے گئے۔ سو ہم اس کو نہیں مانتے ۝ تو ہم نے ان سے انتقام لیا سو دیکھ لو کہ  
 جمعہ نے واہوں کا کیا انجام ہوا ۝ (ماہ ۲۵ / سورہ ۳۱ / ۲۰ تا ۲۵) (ج ۱)  
 ۲۰۔ اگر کوئی اپنی جاہلت کو علم و فضل تصور کرنے لگے تو انہماک و تعصب کا رحد بڑا ہیچیدہ ہو جاتا ہے۔ اس کا اس  
 قسم کی صورت حال سے دوچار ہوتے ہیں جب ان سے کہا جاتا کہ خائن کو چھوڑ کر مخلوق (فرشتوں) کی نیکو شہادت شروع کی جاوے  
 تو کہتے کہ ہم آخر صدمہ دراز سے ایسا کرتے چلے آ رہے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ ہو تو ہماری مجال نہ تھی کہ ہم ایسا  
 کر سکتے اس لئے جس ایسا کرنے سے ماہر نہیں رکھا۔ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کام اسے پسند ہے۔

آزاد میں ذرا سا کامل کیا جائے تو یہ دلیل تار عنکبوت سے بھی کمزور اور ضعیف ہے \* وہ بالکل اکٹرا اور جاہل ہے۔ اپنی حیا سے آرائوں کو العین دلیل سمجھ رکھا ہے۔

۲۱۔ اگر ہم نے ان کی طرف کوئی ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں العین شرک کرنے کی اجازت دے پر یا ان لغو رسم و رواج کی پابندی کا حکم دیا ہے تو وہ سب آڑوں کے سامنے پیش کریں تاکہ ہر روز کا جھگڑا ختم ہو اور دنیا کو معلوم ہو جائے کہ ان کے عقائد اور ان کے اعمال اس کتاب کے مطابق ہیں جو العین عطا کی گئی ہے۔

۲۲۔ ان کے پاس نہ کوئی عقلی دلیل ہے اور نہ کوئی نقلی دلیل جب ہر طرف سے عاقر اور ملامت ہو رہی ہے تو اپنے گم کردہ راہ آبار و اجہاد کی تقلید کا سہارا لیتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو جس راہ پر چلتے دیکھا ہم اس کو چھوڑنے سے تیار نہیں۔ (ضیاء القرآن)

۲۳۔ اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی گمراہ یا کوئی ڈراستانہ والا بھیجا تو وہاں کے دولت مندوں نے (یہی) کہہ دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم انہیں کے بچے اور ہمیں یہی مانتے ہیں ان سے پہلے بھی جاؤ کوئی نیا آیا وہاں کے پیٹ بھروسے نے یہی عذر کیا کہ ہم باپ دادا کے پیرو ہیں

۲۴۔ اس پر ان کے پیغمبر نے کہا کہ اس رات سے جس پر تم اپنے باپ دادا کو پایا ہے زیادہ صحیح طریقہ تمہارے سامنے لے آیا ہے وہ کہنے لگے ہم تو اس دین کو نہیں مانتے جس کو دے کر تم کو بھیجا گیا ہے۔ مافوقی نے اپنے زمانے کا پیغمبر سے کہا کہ تم کو وہ تم سے پہلے پیغمبروں کو جو دین دے کر بھیجا گیا ہے ہم سب کے منکرین خواہ تمہارا لایا ہوا دین زیادہ صحیح ہی ہے یہ کہہ کر دعوت پر غور و فکر کرنے سے بھی انکار کر دیا

۲۵۔ فرمایا کہ ہم نے قبور استقام ان کو بیچ دین سے انکار چھینا۔ دیکھو پیغمبروں کی تکذیب کرنے والوں کا کیا برا انجام ہوا یہی انجام ان لوگوں کا ہوتا ہے جو آپ کی تکذیب کرے یہ ہم ان سے بھی منکرین ایسا ہی طرح استقام لیں گے آپ ان کے انکار کی پروا نہ کریں۔ (تفسیر منطوری)

لغوی اشارے ۵ بخیر صون: وہ حیا سے باتیں کرتے ہیں ۵ مستحسبون: حینٹل سے پکڑنے والے، د

اور منہ پکڑنے والے ۵ شتر فین: خوش حال، عیش پرست ۵ (نجات القرآن)

تعبی خلاصہ ۵ اتمہ یعنی وہ جاہلت جسے انی ام جمع کرے ۵ وہ طریقہ جو ستم میں پر دلالت کرے اثر کھاتا ہے

مشاہدہ کا بعد کسی واسطہ کی حاجت باقی نہیں رہتی ۵ وصفت عیش اخروی نعمتوں سے غافل بنا دیتی ہے ۵ حضرت مینامی

کریم اللہ وجہ نے فرمایا: نیک محبت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے ۵



وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ ۖ إِلَّا الَّذِي  
 فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَعِدُنِي ۖ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقْبِهِ ۖ لَعَلَّكُمْ تَزْجُرُونَ  
 بَلْ مَنَعْتُ هُوًّا لَاءً وَأَبَاءَهُمْ حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ۖ وَلَمَّا جَاءَهُ  
 الْحَقُّ مَالُوا هَذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ۖ وَقَالُوا الْوَلَا لَنُنَزِّلَ هَذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ  
 رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْنَيْنِ عَظِيمٍ ۖ أَهْمُ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۗ نَحْنُ قَسَمْنَا  
 بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ  
 لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم لِبَعْضٍ سُلْطَانًا ۖ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۖ

اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا میں سب سے بڑا ہوں تمہارے معبودوں سے ۲۶ سوا  
 اس کے جس نے مجھے پیدا کیا کہ ضرور وہ اپنے لیے راہ دے گا ۲۷ اور اسے اپنی نسل میں باقی کلام رکھا  
 کہ کہیں وہ باز آئیں ۲۸ بلکہ میں نے اللہ اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے فائدے سے دیکھے یہاں تک  
 کہ ان کے پاس حق اور صاف بتانے والا رسول تشریف لایا ۲۹ اور جب ان کے پاس حق آیا  
 پہلے یہ جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں ۳۰ اور بولے کہیں نہ آتا رہا گیا یہ قرآن ان دو شہروں  
 کے کسی شہرے آجھی پہ ۳۱ کیا تمہارے رب کی رحمت وہ ہائستے ہیں ہم نے ان میں ان کی زیست کا  
 سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا اور ان میں ایک دوسرے پر درجوں میں بنا دی کہ ان میں ایک  
 دوسرے کی نسی بنائے اور تمہارے رب کی رحمت ان کی جمع جتنھا سے بہتر ۳۲

(یوسف / ۲۵۵ / سورہ زخرف / ۶ تا ۳۳ \* ت: ۱ ک)

۲۶- جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اہل گمراہی کو اور اپنی قوم کو گمراہی سے بھٹکا کر اپنا توحید سے قطع  
 تعلقات کر لیا۔ انہوں نے اپنے گمراہ پیشروؤں کی روش کو عملیہ ترک کر دیا تو (اسے رہیں مکہ!) تم بھی ان کی  
 سنت پر عمل کرتے ہو گمراہ آباء و اجداد سے اپنی ہر اہل گمراہی کا اعلان کر دو۔ اور یہ بات بھی سمجھا رہی تھی  
 کہ اگر تم تعلیق ہی کرنا چاہتے ہو تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کرو۔

۲۷- شرک سے ہر اہل گمراہی کا اعلان کرتے ہو آپ نے فرمایا میں تمہارے ان تمام معبودوں سے بڑا ہوں

جن کا تم پرستش کرتے ہو۔ یہ عرف اس کا پرستاروں جس نے مجھے پیدا کیا وہی مجھے راہ ہدایت پر ثابت قدم رکھے گا اور علیہ سے ملنے مقامات اور درجات کی طرف میری رہنمائی فرمائے گا

۲۸۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام خود ہی عقیدہ توحید پر ایمان نہیں لائے بلکہ اپنی آنے والی نسل کو بھی بتا کر کہا کہ جو درود اس راہ حق سے نہ بھٹک جانا اپنا رشتہ عبودیت اپنے اب کریم سے ہمیشہ ہمیشہ کے ساتھ اور مستحکم رکھنا \* اور شہ کہ اے محبوب! آپ قریش مکہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حالات سنائیے شاید اس طرح دین حق کو قبول کر لیں اور راہ ہدایت پر گامزن ہو جائیں (صنیۃ القرآن)

۲۹۔ ان پرنجیوں کے کندھیاں دکھا دو یہ کہ انہیں دنیا میں عیش و آرام بلکہ جس میں وہ مشغول ہو کر غافل ہو گئے \* اللہ تعالیٰ نے روح محفوظ کو بھی بسین فرمایا \* قرآن شریف کو بھی اور حضورؐ کو بھی بسین فرمایا \* کیوں کہ حضورؐ عیوب کو نظر فرمانے والے ہیں اور آپ کی نوبت بالکل ظاہر ہے آپ کے خجرات آپ کی حقانیت کی کھلی دلیل ہیں۔

۳۰۔ نبی کا انکار تمام کفروں کی جڑ ہے۔ کفار نے پہلے حضورؐ کا انکار کیا۔ پھر سب منکر ہو گئے ایسے ہی حضورؐ کو ماننا تمام ایمانیات کی اصل ہے، اسی لئے کافر کو کلمہ پڑھا کر عدل سنا دیا ہے، باقی چیزیں پھر بتاتے ہیں۔ (ذوالسفران)

۳۱۔ دوستیوں سے مراد مکہ اور طائف۔ رجل عظیم سے مراد ہے نبیؐ حضرت و الہ دنیوی آبرو و دار اور نبیؐ امام الامم۔ کافروں نے یہ سمجھا کہ نبوت و رسالت بہت با منسوب ہے اور نبیؐ اصعب (دنیوی مخالفت سے) نبیؐ آدلی ہی کو ملنا چاہیے۔ انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ نبوت الہیہ روحانی مرتبہ ہے جس کا دنیوی درجات و درجات سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ مرتبہ جاتا ہے کہ جس کو اس درجہ پر ماننا لگتا ہے وہ فضائل اور کمالات قدسیہ کا حامل ہو ذاتی اور صفاتی تجلیات کی جلوہ نماہ بننے کی اس میں صلاحیت ہو۔

۳۲۔ رحمت رب سے مراد ہے نبوت \* محبت یعنی وہ رزق جس سے ذمہ کی ذمہ داری ہے \* نبوت اور لوازم نبوت دنیا کی اس بے قدر اور حقیر دولت سے بہتر ہے \* دنیا میں جیسا کہ نبیؐ کی ذمہ داری دہری ہو جو حاصل کرنے کی قدرت نہیں رکھتا اور کسی کو اس آفتاب میں دخل نہیں ہے تو نبوت میں جو انسانیہ کا اعلیٰ مقام ہے کیسے ان کی مرضی اور حسیہ کو دخل ہو سکتا ہے۔ اللہ کی بارگاہ میں نبیؐ

آدمی لہجہ دنیویں کی کثرت سے نہیں بننا بلکہ بڑی عظمت ان کی کا اعلیٰ مرتبہ ہے۔

دنیویں سماع کراؤں کی نظر میں ہے قدر اور حقیر ہے

(تفسیر مظہری)

لغوی اسرار ۵ بے آواز ۵ بیزار ہونا ۵ فطرتی ۵ اس نے مجھ سے پیدا کیا ۵ عقیبہ ۵ اس کی اولاد

شعبہ ۵ تو نے دنیویں سامان سے بہرہ یاب کیا ۵ یقسیموں ۵ کیا وہ بائٹے ہیں ۵ معیشہ شوم

ان کا سامان زندگی ۵ سحر شایا ۵ قدرت تمارا تاجدار ۵ (لغات القرآن)

تفسیری خلاصہ ۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے تمام امتی ہمیشہ میں داخل ہوں گے ۵ نجات

طاعات و اعمال صالحہ میں ہے ۵ جس کے اخلاق مثبت ہوں گے وہ دوسروں سے افضل و اعلیٰ ہو گا ۵

عطاے حق کو قابلیت کی ضرورت نہیں۔

وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمَنِ  
 لِبُيُوتِهِمْ سُقْفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ۝ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا  
 وَسُرَرًا عَلَيْهَا يَتَكَلَّمُونَ ۝ وَزُخْرَفًا ۝ وَإِنْ كُلُّ ذَلِكُمْ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ  
 الدُّنْيَا حِندَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ۝ وَمَنْ يُعِشْ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقِبْتُ لَهُ  
 شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۝ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ  
 أَنَّهُمْ مُّهْتَدُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ قَالَ يَلَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ  
 فَبِئْسَ الْقَرِينُ ۝ وَلَنْ يَنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذْ ظَلَمْتُمْ أَنتُمْ فِي الْعَذَابِ  
 مُشْرِكُونَ ۝ أَفَأَنْتَ لَسْمِعُ الصَّمْرِ أَوْ تَصْدِي الْعُمَىٰ وَمَنْ كَانَ فِي  
 ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝

اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک امت بن جائیں گے تو ہم بنا دیتے ان کے لئے جو انکار  
 کرتے ہیں رحمن کا ان کے مکانوں کے لئے چھتیں چاندی کی اور سیڑھیاں صبر پہ وہ چڑھتے ہیں  
 (وہ بھی چاندی کی) اور ان کے گھروں کے دروازے بھی چاندی کی اور وہ تخت صبر پہ وہ تکیہ لگاتے  
 ہیں وہ بھی چاندی اور سونے کے اور یہ سب (سنہری روپیہ) چیزیں دنیوی زندگی کا سامان ہے  
 اور آخرت کی نیرت و کامیابی کے لئے ایک نیک چیز ہے اور جو شخص (دانستہ)  
 اندھا بناتا ہے رحمن کے ذکر سے تو ہم مقرر کر دیتے ہیں اس کے لئے ایک شیطان پس وہ ہر وقت اس کا  
 رفیق رہتا ہے اور شیطاں روکتے ہیں ان (اندھوں) کو راہِ ہدایت سے اور یہ ٹوٹ خیال کرتے  
 ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں بیان ایک جیسے (اندھا) ہمارے پاس آئے گا تو (انگلیں کھل جائیں گی  
 مجھے تاکاش سیر دریاں اور (اے شیطان!) ترے دریاں مشرق و مغرب کی دوری ہوتی۔ تو تو  
 بہت برا سمجھے اور یہ (شور و فغان) تمہیں کچھ مانہ نہیں پہنچا سکتا آج جب کہ تم (دنیا میں) ظلم  
 کرتے رہے تم (سب) اس عذاب میں حصہ دار ہو گے کیا سنانا چاہتے ہیں کہ ہر دوں کو بار بار دکھانا چاہتے  
 ہیں اندھوں کو اور انہیں جو کھلی گمراہی میں ہیں (پارہ ۲۵ / سورہ زمر ۴۲ / سورہ نمل ۲۷ / سورہ ص ۱۱۷)

سورہ - آخر اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ کفار کا مال و عیش دیکھ کر سب ٹوٹ کافر بن جائیں گے تو ہم کفار کو بہت مال د

۳۳۱۔ دنیا سونا چاندی اتنا دیدتے کہ وہ بجائے پینے کے گروں کی چھت وز سے استعمال کرتے (قرآن العنکبوت)  
۳۳۲۔ ابدان کے گروں کے لئے چاندی کا دروازہ ہے چاندی کے تخت جن پر تکیہ لگاتے اور طرح طرح کی آرائش ہے۔  
۳۳۳۔ کہ دنیا اور اس کے سامان کا ہارس نزدیک کچھ قدر نہیں وہ سرعۃ التزوالم ہے۔

۳۳۴۔ وہ یہ جو کچھ ہے جیتی دنیا ہی کا اسباب ہے اور آخرت تمہارے آپ کے پاس ہے لہذا ماوراء کے لئے ہے۔  
۳۳۵۔ جنس دنیا کی حاجت نہیں۔ تہذیب کی حدیث میں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا محمد کے برابر تھی تو کافر کو اس سے ایک پیاس پانی نہ دیتا۔ دوسری حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سناؤں کی ایک جماعت کے ساتھ قریش کے جانے تھے راستہ میں ایک مردہ بکری دیکھی فرمایا دیکھتے ہو اس کے مالکوں نے اسے بہت بے قدری سے بیچ دیا دنیا کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی کم قدر نہیں جتنی بکری اور اس کا پاس اس مرد بکری اور اسوں اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ پر کرم فرماتا ہے تو اسے دنیا سے ایسا بچانا ہے جیسے تم اپنے بیمار کو پانی سے بچاؤ دنیا لوگوں کے لئے قید خانہ اور کارخانہ ہے۔  
۳۳۶۔ (جو) قرآن پاک سے اندھا بن جائے کہ اس کی ہدایتوں کو نہ دیکھے اور ان سے غافل نہ اٹھے "ہم

اس پر اور شیطان تعینات کرے کہ وہ اس کا ساتھی رہے۔ (کنز الدین حاشیہ)  
۳۳۷۔ اور حقیقت یہ ہے کہ شیطان ان کو راہ ہدایت سے رکھے ہی اور وہ بیکے بسے اور خیال کرتے ہیں ہم راہ ہدایت میں ہیں (تفسیر طبری)  
۳۳۸۔ ہمارے دوس آقا ہے مگر باقیات میں تب یہ نہ آئے تھے اور اس کا برا الی ثابت ہوا ہے تو ان سے بیزار ہی ظاہر کرتا ہے اور کتاب ہے کاش محمد میں اور انھوں میں شرق و مغرب کافروں پر جاوے یعنی جس قدر شرق سے مغرب دور ہے یہ محدود محجوب سے اتنا دور رہے (تفسیر حسان)

۳۳۹۔ آگ میں تمہارا مجتمع ہونا اور عذاب الیم میں تمہارا اشتراک نہیں کرنا غافلہ نہ دے گا۔ (تفسیر ابن کثیر)  
۳۴۰۔ (۱) محبوب ہم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ ایسے پہرے کافر کو حق و ہدایت کی بات سنا سکتے ہیں

یا ایسے اندھے کافر کو کہ وہ حق و ہدایت کو دیکھے یا ایسے لوگوں کو جو صریح کفر میں گرفتار ہیں (تفسیر ابن کثیر)  
لغوی اشارے: سَقْفًا: چھتیں، فَضَّة: چاندی، معانہ: سیرھیا، سُرُرٌ: تخت، يَتَكَلَّمُونَ: وہ تکیہ لگائیں گے، زُحْرُفٌ: بلع، سُنْبُلِيٌّ: سونا، آرائش، زُنَيْتٌ: کمال حسن، يَعْشُ: اعراض کرے گا، نَقِيضٌ: ہم شدہ کرتے ہیں، ہم سب بنا دیتے ہیں، قَرِينٌ: ساتھی دوست، شَيْطَانٌ: مَحْسَبُونَ: وہ گناہ کرتے ہیں، صُتْمٌ: بہرے، عَمْحَى: اندھے، کور دل (لغات القرآن)

**تغییمی خلاصہ** ۝ شراب کا دار و مدار اخلاص اور صحیح نیت پر ہے ۝ حدیث شریف: اس کی ہجرت اس طرف  
 ہے جہم اس نے ہجرت کی ہے ۝ اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کچھ وقعت رکھتی تو لکھی گئی ہر کافر کا  
 کونہ ملتی ۝ شیطان کافر کا دنیا و آخرت کا ساتھی ہے اور فرشتہ دہل ایمان کا ۝ نیک بخت مومن  
 کا وجود اپنے لئے نعمتِ جاوید ۝ حدیث شریف: ہر دو شنبہ اور پچھنچنبہ کو استسما اعمال حضور آدم سے لے کر  
 کے ہاں پیش کیے جاتے ہیں ۝ دو شنبہ اور پچھنچنبہ کے دن حبت کا دو اڑے گولے جاتے ہیں ۝ دو شنبہ کا دن سیلا دیا کہ  
 کا دن ہے ۝